جہانِ پاکستان

April 05, 2013

جہانِ پاکستان

یوریا کھاد کے شعبے میں کاشت کاروں کے ساتھ ہونے والی زیادتی

ملک کی دو بڑی کمپنیاں ناجائز منافع کما رہی ہیں

اظہر سید

یہ کھلی ناانصافی اور اور صارفین کے ساتھ دھوکہ دہی ہے کہ ایک طرف ملک بھر میں شور کیا جاتا ہے کہ قدرتی گیس کی لوڈشیڈنگ نے ہمیں تباہ کر دیا ہے اور بدترین بحران کا شکار ہونے کی وجہ سے کاشت کاروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، لیکن دوسری طرف منافع ہے کہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ قیمتوں میں مسلسل اضافہ صرف اور صرف بے پناہ منافع کمانے کے لیے کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اپنی مظلومیت کی داستانیں اعلیٰ حکومتی ایوانوں میں اس تسلسل کے ساتھ دہرائی جاتی ہیں کہ ان کی بازگشت سے ملکی معیشت لرزتی محسوس ہوتی ہے۔ ہم یوریا کھاد کے شعبے میں عوام، حکومت اور کاشت کاروں کے ساتھ روا رکھی گئی اس ناانصافی کا ذکر کر رہے ہیں، جس میں ملک کی دو بڑی کھاد کمپنیوں نے مارکیٹ میں اپنی طاقت ور پوزیشن کا سہارا لے رکھا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اربوں روپیہ کی حکومتی سبسڈی حاصل کی، بلکہ گیس کی لوڈشیڈنگ کے الزامات میں حکومت کو بھی اپنی تنقید کا نشانہ بنائے رکھا۔ مسابقتی کمیشن کی طرف سے ملک کی دو بڑی کھاد ساز کمپنیوں پر ملکی تاریخ کا سب سے بڑا جرمانہ کیا گیا ہے اور ان پر یہ جرمانے ایک سال کی تحقیقات کے بعد کیے گئے۔ ان دونوں بڑی کمپنیوں سمیت تمام کھاد کے کارخانے داروں اور متعلقہ حلقوں کو مکمل شنوائی کا موقع دینے کے بعد جرمانے کئے گئے۔ اس فیصلے سے بظاہر کسی کا کچھ نہیں بگڑنا کیوں کہ اس سے قبل مسابقتی کمیشن کے جو بھی جرمانے مختلف تجارتی اور صنعتی مافیاز پر کئے گئے، وہ چاروں صوبوں کی عدالتوں میں چیلنج ہو گئے۔ اب کمیشن کے فیصلوں کی سماعت کے لیے ٹریبونل قائم ہو گئے ہیں، جہاں چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس کے مقدمات منتقل ہو رہے ہیں، لیکن معاملہ یہ ہے کہ ان مقدمات کا برسوں فیصلہ نہیں ہوتا اور عوام کا استحصال مسلسل جاری رہتا ہے۔ جن دو کھاد کمپنیوں پر جرمانہ کیا گیا ہے وہ ظاہر ہے کہ اس فیصلہ کو چیلنج کریں گی اور یہ ان کا حق بھی ہے، لیکن کیا ہی اچھا ہو اگر عوام کے مفادات کے تحفظ اور اجارہ داری کے خاتمے کے لیے کئے گئے فیصلوں کے حتمی نتائج بھی جلد سامنے آئیں اور پاکستان میں کسی صنعتی اور تجارت مافیا کے لیے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ بند ہو سکے۔ کھاد کی ان کمپنیوں پر کیے گئے جرمانوں سے کم از کم یہ تو ہوگیا ہے کہ عوام کے سامنے اصل تصویر واضح ہو کر سامنے آ گئی ہے۔

پاکستان میں یوریا کھاد کے شعبہ میں دو کمپنیوں کا حصہ بالترتیب 26 اور 48 فی صد ہے، یعنی یہ دونوں کمپنیاں مارکیٹ لیڈر ہیں اور یوریا کھاد کی جو قیمت یہ مقرر کریں گی، وہی مارکیٹ کی قیمت ہوگی، جس سے کھاد بنانے والے دیگر کارخانے، یعنی ایک کمپنی، جس کا مارکیٹ میں حصہ چار فی صد ہے، دیگر دو کمپنیاں جن کا مارکیٹ میں حصہ چار اور نو فی صد ہے اور ایک اور کمپنی، جس کا مارکیٹ حصہ 8.7 فی صد ہے، یکساں طور پر قیمتوں میں اضافے کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ دونوں بڑی کھاد کمپنیوں کا گزشتہ دو سال سے یہ موقف رہا ہے کہ حکومت نے ان کے لیے گیس کی لوڈشیڈنگ کر دی، جس سے وہ بدترین بحران کا شکار ہو گئے ہیں، لیکن حقائق تو کچھ اور ہیں۔ گیس کی لوڈشیڈنگ ہوتی ہے لیکن پاکی داماں کو اتنا بڑا چڑھا کر پیش کرنا ٹھیک نہیں، آپ ہرگز اتنے نیک نہیں کہ دامن نچوڑیں اور فرشتے وضو کریں۔ کاشت کار بے چارے روتے ہیں اور ذخیرہ اندوزوں کی چاندی ہوجاتی ہے۔ یوریا جیسی بنیادی جنس کی قیمتوں میں اضافے سے تمام زرعی شعبہ متاثر ہوتا ہے، لیکن موٹے پیٹ والے سود خور ہندو سیٹھ کی طرح کھاد بنانے والے کارخانوں کی ہوس ہے کہ ان کی کوئی حد ہی نظر نہیں آتی۔ ایک کھاد کمپنی کا پلانٹ گیس کی لوڈشیڈنگ سے صرف سات فی صد تک متاثر ہوا تھا، اگر مارکیٹ میں مقابلہ کی فضا ہوتی تو اس کمپنی کا ایک سال کے دوران یوریا کھاد کی قیمتوں میں گیس لوڈ شیڈنگ کے باوجود 100 فی صد اضافہ نہ کر پاتی۔ یہی حال دوسری کمپنی کا ہے۔ دونوں کمپنیاں حکومت سے کاشت کاروں کے نام پر سبسڈی بھی وصول کرتی ہیں۔ یہ ظالمانہ طرز عمل ہے، سبسڈی تو کاشت کاروں کو کم قیمت پر کھاد فراہم کرنے کے لیے لی جاتی ہے، لیکن قیمتوں میں ناجائز منافع خوری کے لیے مسلسل اضافہ کیا جاتا ہے۔ دوسری کمپنی نے صرف 2011ء میں حکومت سے 4 ارب 50 کروڑ روپیہ کی سبسڈی حاصل کی، جب کہ پہلی کی سبسڈی 11 ارب روپے کی تھی۔ اس کا منافع 2010ء میں 17 ارب 39 کروڑ روپیہ تھا اور 2011ء میں یہ منافع 33 ارب 95 کروڑ روپیہ سے بھی تجاوز کر گیا۔ دوسری کا منافع 2010ء میں چھ ارب 56 کروڑ روپیہ سے بڑھ کر اگلے سال 14 ارب 52 کروڑ روپیہ سے بھی بڑھ گیا۔

2011ء میں یوریا کھاد کی قیمتوں میں 80 فی صد اضافہ ہوا۔ اگر گیس کی لوڈ شیڈنگ سے کھاد کی صنعتیں متاثر ہوتی تو انہیں اس قدر منافع ہونے کی بجائے بھاری نقصان ہوتا، لیکن یہاں تو بھاری منافع ہو رہا ہے۔ پوری قوم کے ساتھ فراڈ کیا جا رہا ہے۔ کوئی تو ایسا ادارہ ہو، جو ناجائز منافع خوری کے راستے میں دیوار بن سکے اور اس طرز عمل کو روک سکے۔ کھاد کمپنیاں بھاری منافع سے اپنے افسران کے لیے قیمتی گاڑیاں خریدتی ہیں، افسران اور ملازمین کو بونس ملتے ہیں، تفریحی مقامات پر پانچ ستاروں والے ہوٹلوں میں ڈنر اور اس نوعیت کی دیگر تقریبات ہوتی ہیں، لیکن عوام کو مہنگے داموں زرعی اجناس خریدنا ہوتی ہیں۔ ان لوگوں نے کاروبار میں ہلکی پھلکی اخلاقیات کا دامن بھی چھوڑ دیا ہے۔ دوسری کمپنی کی طرف سے مسابقتی کمیشن کو فراہم کردہ آڈٹ فنانشل اسٹیٹمنٹ کے مطابق کھاد کی پیداوار میں نو لاکھ 70 ہزار میٹرک ٹن سے بڑھ کر 12 لاکھ 80 ہزار ٹن پر پہنچ گئی، یعنی پیداوار میں 31.6 فی صد اضافہ ہوا، لیکن منافع میں 88 فی صد اضافہ (فلمی زبان میں کہا جا سکتا ہے اللہ میری توبہ) اور یہ سب کچھ غریب کاشت کاروں کے نام پر ہوتا ہے۔ پاکستان کی یوریا پالیسی 2011ء کا بنیادی مقصد کاشت کاروں کو کم سے کم قیمت پر یوریا کھاد کی فراہمی ممکن بنانا تھا تاکہ زرعی اجناس کی قیمتیں عام لوگوں کے لیے قابل قبول رہیں اور عوام کو افراط زر کے منفی اثرات سے بچایا جا سکے، لیکن یہاں تو ایسا لگتا ہے کہ یوریا پالیسی کا مقصد عوام کو بڑے بڑے مگرمچھوں کے سامنے نہتا کر کے پھینک دینا تھا اور یہ مقصد احسن طریقے سے حاصل بھی کر لیا گیا۔ یوریا ایک اہم ترین جنس ہے اور فصلوں کی کاشت کے دوران کاشت کار اس کے حصول کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں۔ مارکیٹ میں طلب اور رسد کے عدم توازن کا فائدہ اٹھا کر کسانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنا ملکی معیشت کے ساتھ کھیلنا ہے یہ کھیل اب بند ہونا چاہیے اور منافع کا تعین خطے کے دیگر ممالک کے مطابق ہونا چاہیے۔

2011ء میں یوریا کھاد کی قیمتوں میں 80 فی صد اضافہ ہوا، اگر گیس کی لوڈشیڈنگ سے کھاد کی صنعتیں متاثر ہوتی تو انہیں اس قدر منافع ہونے کے بجائے بھاری نقصان ہوتا، لیکن یہاں تو منافع ہی منافع ہو رہا ہے، پوری قوم کے ساتھ فراڈ کیا جا رہا ہے کھاد کمپنیاں بھاری منافع سے افسران کے لیے قیمتی گاڑیاں خریدتی ہیں، افسران اور ملازمین کو بونس ملتے ہیں، تفریحی مقامات پر پانچ ستاروں والے ہوٹلوں میں ڈنر اور اس نوعیت کی دیگر تقریبات ہوتی ہیں، لیکن کاشت کار مہنگے داموں کھاد خریدتے ہیں